الحمد للہ یا I am sorry ?

میڈیا سے جس کلچر کو فروغ دیا جا رہا ہے اس میں عادات و اطوار کی تبدیلی کی کوششوں کے ساتھ ساتھ انہیں یوروپی طرز میں ڈھالنے کی جدو جہد بھی شامل ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کسی براہِ راست نشر کئے جانے والے میڈیائی پروگرام میں کسی کو چھینک آجائے تو چھینکنے والا فورا I am sorry کہتا ہے۔ اور یہی بات بچوں اور ناظرین کی بڑی تعداد اس سے سیکھتی اور اسے دفتری و غیر دفتری ماحول میں اپناتی ہے۔ میری ایک اسٹوڈنٹ نے جو کراچی کی ایک ملٹی نیشنل میڈیا کمپنی میں ملازمہ ہو گئی تھیں بتایا کہ انہیں کمپنی مینیجر نے اس بات پر ڈانٹ پلادی کہ انہوں نے چھینکنے پر دقیانوسی کلمات کہے تھے۔ وہ دقیانوسی کلمات کیا تھے یہ تو ہم بعد میں بتائیں گے مگر ہم نے ان سے سوال کیا کہ ان کا مینیجر مسلم تھا یا غیر مسلم ؟ کہا تھا تو مسلم مگر اسے مسلمانی کی کوئی ادا پسند نہیں تھی۔ نہ نقاب نہ حجاب نہ پردہ نہ باپردہ لباس ، نمازی ملازم اس کی نظر میں القاعدہ والے تھے۔ بہر کیف............ تو اس مینیجر نے جن کلمات کو دقیانوسی قرار دیتے ہوئے اپنی ملازمہ کو ڈانٹا تھا وہ تھے الحمد للہ ' جی ہاں، مینیجر صاحب نے کہا کہ ایک تو تمہیں مہمانوں کے سامنے چھینک کیوں آئی اور دوسرے یہ کہ تم نے I am sorry کہنے کی بجائے الحمد للہ کیوں کہا؟ یہ دفتری آداب کے خلاف ہے۔

اس ملٹی نیشنل کمپنی کے دفتری آداب کیا تھے اور اسی طرح کی دیگر کمپنیوں کے آداب کیا ہوتے ہیں اس سے ہمیں غرض نہیں ہم بتانا یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ نے چھینکنے کے آداب کیا بتائے ہیں، ہمارے نزدیک دفتر و غیر دفتر میں وہی آداب لائق اعتبار و قابل عمل ہیں۔

چھینک ایک قدرتی عمل ہے اور عام حالات میں چھینک کا آنا مفید ہوتا ہے اور یہ ناک کے بالائی حصہ اور sinuses کی صفائی کا ذریعہ ہوتی ہے۔ چونکہ چھینک نعمت الٰہی ہے کہ اس سے حیاتِ نو ملتی ہے اور نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرنا اور اس کی تعریف کرنا چاہئے اس لئے چھینکنے والے کو الحمد للہ یا الحمد للہ رب العالمین یا الحمد للہ علی کل حال کہنا چاہئے۔

حدیثِ رسول ﷺ ہے۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا عطس احدکم فلیقل الحمد لله . یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے۔ ایک اور روایت میں ہے :۔

☆من استعجل الشئی قبل اوانہ عوقب مجرمانہ ☆

اذا عطس احدکم فلیقل الحمدللہ علی کل حال.

جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمدللہ علیٰ کل حال کہے۔

اور ایک اور روایت میں ہے۔

اذا عطس احدکم فلیقل الحمدللہ رب العالمین.

جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمدللہ رب العالمین کہے۔

مسئلہ: ان کلمات کے علاوہ یا ان کے متبادل کوئی اور کلمہ اپنی طرف سے نہ ملائے۔

ہلال بن یساف کہتے ہیں کہ ہم سالم بن عبید رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ موجود لوگوں میں سے ایک شخص کو چھینک آئی۔ اس نے چھینکنے پر السلام علیکم کہا سالم رضی اللہ عنہ نے جواب میں اس کو وعلیک وعلیٰ امک کہا (یعنی تجھ پر بھی اور تیری ماں پر بھی) اس شخص نے اس جواب کو اپنے دل پر ناپسند کیا۔ یہ محسوس کر کے سالم رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے تو صرف وہی بات کہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی تو اس نے السلام علیکم کہا تھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وعلیک وعلی امک اور فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمدللہ رب العالمین کہے۔

مسئلہ: چھینکنے والے کے الحمدللہ کہنے پر موجود سننے والے لوگوں پر یرحمک اللہ کہیں۔

عن ابی موسیٰ قال سمعتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا عطس احدکم فحمد اللہ فشمتوہ و ان لم یحمد اللہ فلا تشمتوہ

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمدللہ کہے تو اس کو جواب دو (یعنی یرحمک اللہ کہو) اور اگر وہ الحمدللہ نہ کہے تو اس کو یرحمک اللہ نہ کہو۔

مسئلہ: یرحمک اللہ کہنا اکثر حضرات کے نزدیک فرض کفایہ ہے جبکہ بعض حضرات کے نزدیک فرض عین ہے۔

مسئلہ: ایک مجلس میں تین دفعہ تک کسی چھینکنے اور الحمدللہ کہنے پر سننے والوں پر یرحمک اللہ کہنا ضروری ہے۔ تین دفعہ سے زیادہ میں اختیار ہے چاہے کہیں یا نہ کہیں۔ کہہ لیں تو بہتر و مستحب ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال شمت اخاک ثلاثا فان زاد فھو زکام رواہ ابو داود

☆ جس نے قبل از وقت کسی شی کے حصول کی کوشش کی اسے اس سے محرومی کی سزا دی جائے گی ☆

وقال لا اعلمه الا انه رفع الحديث الى النبى صلى الله عليه وسلم.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے بھائی کو تین مرتبہ تک **یرحمک اللہ** کہو۔ اگر اس سے زیادہ ہو تو وہ زکام ہے اور اس قول کی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی۔

مسئلہ: اگر کسی کافر کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو مسلمان حاضرین جواب میں اس کو **یھدیکم اللہ و یصلح بالکم** (اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے معاملہ کو درست فرمائے) کافر کو **یرحمک اللہ** نہ کہے۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اس امید پر چھینکتے تھے کہ آپ ان کو **یرحمکم اللہ** (یعنی اللہ تم پر رحم فرمائیں) کہیں گے لیکن آپ ان کو **یھدیکم اللہ و یصلح بالکم** فرماتے تھے۔

مسئلہ: یرحمک اللہ کہے جانے پر چھینکنے والے کو چاہئے کہ وہ یرحمک اللہ کہنے والے کو یوں دعا دے۔

یھدیکم اللہ و یصلح بالکم.

(اللہ تمہیں ہدایت پر رکھیں اور تمہارے معاملہ کی اصلاح فرمائیں)۔

یا یہ کلمات کہے۔

یغفر اللہ لی ولکم (اللہ میری اور تمہاری مغفرت فرمائیں)۔

چھینکنے والے کا یہ دعائیہ کلمات کہنا مندوب ہے۔

مسئلہ: چھینکنے والے کو چاہئے کہ وہ چھینک آنے کے وقت اپنے چہرہ کو ڈھانپ لے اور کوشش کرے کہ آواز کم نکلے۔

عن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا عطس عطى وجهه بيده او ثوبه و غض بها صوته.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھینک آتی تھی تو آپ اپنے چہرے کو اپنے ہاتھ یا اپنے کپڑے سے ڈھانپ لیتے تھے اور اپنی آواز کو پست کرتے تھے۔

ہمارا انداز بھی ایسے موقع پر یہی ہونا چاہئے۔ کسی کو گوارا ہو یا ناگوار گزرے۔ اللہ تعالی ہمیں اسلامی آداب اور اسلامی کلچر اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)